حضرت خُبَیْب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک عرصہ تک قید میں رہے۔ حجیر کی باندی جو بعد میں مُسلمان ہوگئیں۔کہتی ہیں کہ جب خُبیب ہم لوگوں کی قید میں تھے تو ہم نے دیکھا کہ خبیب ایک دن انگور کا بہت بڑا خوشہ آدمی کے سر کے برابر ہاتھ میں لیے ہوئے انگور کھا رہے تھے اور مکہ میں اس وقت انگور بالکل نہیں تھا۔ وہی کہتی ہیں کہ جب ان کے قتل کا وقت قریب آیا تو انھوں نے صفائی کے لیے اُسترہ مانگا وہ دے دیا گیا۔ اتفاق سے ایک کم سن بچہّ اس وقت خبیب کے پاس چلا گیا۔ ان لوگوں نے دیکھا کہ استرہ ان کے ہاتھ میں ہے اور بچہ ان کے پاس۔ یہ دیکھ کر گھبرائے۔ خُبیب نے فرمایا کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں بچے کو قتل کردوں گا، ایسا نہیں کرسکتا۔

ا اس کے بعد ان کو حرم سے باہر لایا گیا اور سُولی پر لٹکانے کے وقت آخری خواہش کے طور پر پُوچھا گیا کہ کوئی تمنّا ہو تو بتاؤ۔ انھوں نے فرمایا کہ مجھے اتنی مُہلت دی جائے کہ دو رکعت نماز پڑھ لوں کہ دنیا سے جانے کا وقت ہے اور اللہ جل شانہ، سے ملاقات قریب ہے۔ چنانچہ مہلت دی گئی۔ انھوں نے دو رکعتیں نہایت اطمینان سے پڑھیں اور پھر فرمایا کہ اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ تم لوگ یہ سمجھوگے کہ میں موت کے ڈر کی وجہ سے دیر کر رہا ہوں تو دو رکعت اور پڑھتا۔

اِس کے بعد سُولی پر لٹکا دیئے گئے تو انھوں نے دعا کی۔ یا اللہ! کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو تیرے رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم تک میرا آخری سلام پہنچا دے۔ چنانچہ حضورؐ کو بذریعہ وحی اسی وقت سلام پہنچایا گیا۔ حضورؐ نے فرمایا وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ یَا خُبَیْب! اور ساتھیوں کو اطلاع فرمائی کہ خبیب کو قریش نے قتل کر دیا۔ حضرت خبیب کو جب سولی پر چڑھایا گیا تو چالیس کافروں نے نیزے لے کر چاروں طرف سے ان پر حملہ کیا اور بدن کو چھلنی کردیا۔ اس وقت کسی نے قسم دے کر یہ بھی پوچھا کہ تم یہ پسند کرتے ہو کہ تمھاری جگہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کردیں اور تم کو چھوڑ دیں۔ انھوں نے فرمایا: واللہ العظیم! مجھے یہ بھی پسند نہیں کہ میری جان کے فدیہ میں ایک کانٹا بھی حضورؐ کو چُبھے۔ (حکایاتِ صحابہ - باب پنجم)